خاکسار تحریک پاکستان

۳۴۔ ذیلدار روڈ اچھرہ۔ لاہور پاکستان

(فتنہ قادیانیت)

اسلام لیگ کانفرنس لائیل پور(فیصل آباد) میں ۱۹ نومبر ۱۹۴۹ کو مسافر اسلام نقیب فطرت ترتیب نزول قرآن کے مطابق سیرت النبی تکملہ کے مصنف صاحب تذکرہ اور بانی خاکسار تحریک حضرت علامہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی علیہ رحمتہ کے تاریخی خطاب کا اقتباس نذر قارئین کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے حسب سابق قوم اور حکومت کو پیش آنے والے خطرات اور فتنہ قادیانیت کی نشاندہی فرمائی۔ اور ان سے کامیاب طور پر نمٹنے کیلیے ٹھوس اور نتیجہ خیز راہِ عمل پیش کی۔

- مرزا ئیوں نے انگریزوں کی خوشنودی کے لئے مسئلہ جہاد کو اسلام سے خارج کرنے کی خوفناک سازش کی۔
- قادیان پر عذاب الٰہی، خدا کے زندہ ہونے کی ناقابل انکار شہادت تھی۔
- حکومت پاکستان نے ربوہ کی دس ہزار ایکڑ زمین ۵ پیسہ فی مرلہ کے حساب سے مرزا ئیوں کو بیع کر دی۔
- پاکستان پر خدا کا عذاب الٰہی قادیانیوں کی وجہ سے آئے گا۔

موجودہ حکومت پاکستان کو یہ حیرت انگیز جرات ہو گئی ہے کہ نام نہاد دارالامان قادیان کے کامل طور پر خدائے قہاّروجبّار کے قہر و غضب سے تہس نہس ہونے کے بعد قادیانیت کو نئے سرے سے فروغ پاکستان میں ہو۔ پچھلے چالیس برس کے بعد بلند بانگ اور خانہ برانداز دعووں کے بعد کہ قادیان کا مرزا غلام احمد، خدا کا بھیجا ہوا نبی ہے۔ غلام احمد نہیں بلکہ نعوذ بااللہ خود احمد ہے۔ مسیح علیہ السلام نہیں بلکہ معاذ اللہ ان سے افضل ہے۔ مہدی زمان ہے وغیرہ وغیرہ ۔قادیان کی کل کائنات کا تباہ ہو جانا، وہاں کے بنائے ہوئے مینا رہ مسیح، جنت البقیع بہشتی مقبرہ اور نہ جانے اور کیا کیا خرافات پر عذابِ الٰہی باوجود اس کے آنا کہ یہ قادیانی لوگ تمام عمر انگریز کے سچے وفا دار رہے۔ انہوں نے اسلام کی عسکری قوت اور جہاد کے مسئلہ کو جو اسلام کی تمام سیاست اور مذہب کی جان تھا۔ برباد کرنے اور اس طرح پر انگریزوں کو خوش رکھنے میں کوئی وقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ ہاں اس طرح پر عذاب الٰہی کا قادیان پر آنا اسی نبی کے خلیفہ کے قادیان کے دارالامان سے بیک بینی ودو

Head Office Khaksar Tehrik.
34 – Zaildar Road Icchra – Lahore - 54600 Pakistan.
Office No's +924237555251 - +924237535116.
Website: http://www.khaksartehrik.org/
Email: info@khaksartehrik.org

گوش نہایت بے حیائی سے بھاگ آنا کم از کم پنجاب کے مسلمانوں کے لئے خدا کے زندہ ہونے کی ایک ناقابل انکار شہادت تھی ۔ اور میرا یقین ہے کہ اگر مسلمان سچ مچ مردہ اور خدائے لایزال کے صحیح معنوں میں منکر نہ ہوتے تو یہ ہی واقعہ جو ان کے پڑوس میں ہوا تھا ۔ دین اسلام کو ہر مسلمان کے سینہ میں پھر جگمگا دیتا ۔ لیکن بہر نوع یہ واقعہ آج ہماری ان آنکھوں کے سامنے نہایت امن و امان سے ہو رہا ہے۔ کہ اس سرور کائنات اور ختم الرسل علیہ الصلوٰۃ و سلام کا مذاق اڑانے والے گروہ کو دس ہزار ایکڑ زمین پانچ پیسے فی مرلہ بیع کر دی گئی ہے۔ وہ وہاں اپنے مرکز کو بجلی کی رفتار سے زیادہ تیز رفتاری سے تیار کر رہے ہیں ، ریلوے سٹیشن، ڈاکخانہ، تار گھر، ٹیلیفون، صد ہا مکان سڑکیں مدرسے وغیرہ بن چکے ہیں ۔ یا بن رہے ہیں ۔ پاکستان کی موجودہ حکومت کے قائم ہونے کے بعد قادیانی مرزا ئیوں کی سرکاری محکموں میں تعداد بلا مبالغہ دس گنا زیادہ بڑھ گئی ہے۔ حتیٰ کہ اب چند ماہ کے بعد پاکستان کی جابر اور مجاہدانہ افواج کا کمانڈر انچیف بھی قادیانی ہوگا۔ اور کیا عجب ہے کہ جب خدانخواستہ کوئی دشمن پاکستان پر چڑھ آئے تو یہ کمانڈر انچیف بن لڑے بنا یہ کہہ کر ہتھیا ر ڈال دے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میری امّت کو خدا کی غضب ناک بربادی کے بعد پھر آباد کرنے کے گناہِ عظیم میں پھر وہی عذاب الٰہی جو قادیان پر آیا تھا، کہیں حکومت پاکستان بلکہ "خاکم بدہن" سلطنت خدا داد پاکستان پر نہ آئے ۔ اور ان کو اک لمحہ کے اندر ر اندر تہس نہس کر دے ۔ میرے یقین میں خدائے عظیم و قہار و جبّار خدا ہے۔ کہ اس نے علی گڑھ اور قادیان کو تباہ و برباد اس لئے کیا کہ دونوں کی بانیوں سیّد احمد اور غلام احمد نے دین اسلام کے بنیادی مسئلہ جہاد کو انگریزوں کو خوش کرنے کے لئے منسوخ کرنے کی سعی کی تھی۔ اور انگریز سے وفا داری کا وہ جذبہ پیدا کیا جس کی وجہ سے آج ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے اندر دین اسلام کا و ہ ولولہ وہ ہیجان وہ احساس جو احمد کے نام کی ان دونوں شخصیتوں کے نمودار ہونے سے پہلے حضرات سید احمد بریلویؒ اور حضرت اسمعیل شہیدؒ کے زمانے میں جہاد بالسّیف اور ۱۸۵۷ کے انقلاب کی صورت میں ہر مسلمان کے دل میں جوش مار رہا تھا۔ قطعاً ماند پڑھ گیا ہے۔ اور دین اسلام کا تخیل صرف ایک رسمی اور شخصی بن کر رہ گیا ہے۔

Head Office Khaksar Tehrik.
34 – Zaildar Road Icchra – Lahore - 54600 Pakistan.
Office No's +924237555251 - +924237535116.
Website: http://www.khaksartehrik.org/
Email: info@khaksartehrik.org